میڈیا کوآرڈینیشن آفس

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

پریس ریلیز، 21 فروری 2017

بے آسرا بچوں کے لئے جامعہ میں کھلا قومی وسائل مرکز

سینٹر فار ارلی چائلڈ ہوڈ ڈیولپمینٹ اینڈ ریسرچ اور برطانیہ کی تنظیم رینبو فاسٹیرنگ کی کوششوں سے بے یار و مددگار بچوں کو ملے گا اسرا

نئی دھلی (پریس ریلیز)

ملک میں تقریباً دو کروڑ بے آسرا بچوں کی دیکھ بھال میں شراکت کے لئے جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ایک بڑی پہل کرتے ہوئے قومی وسائل مرکز کھولنے کا آج فیصلہ کیا۔ یہ مرکز جامعہ میں پہلے سے ہی موجود سینٹر فار ارلی چائلڈ ہوڈ ڈیولپمینٹ اینڈ ریسرچ نے برطانیہ کی تنظیم رینبو فاسٹیرنگ کے تعاون سے قائم کیا ہے۔ ملک میں کسی یونیورسٹی کی طرف سے اس طرح کی یہ پہلی کوشش ہے۔

اس بارے میں جامعہ ملیہ اسلامیہ اور رینبو فاسٹیرنگ کے درمیان ایک مفاہمت نامہ پر کچھ دن پہلے ہی دستخط کئے گئے ہیں۔

یہ مرکز بے آسرا اور یتیم بچوں کے لیے کام کرنے والے لوگوں کو تربیت دے گا۔ اس کے لئے موقع بموقع سیمنار، کانفرنس، ورکشاپ اور تربیتی پروگراموں کا انعقاد کیا جائے گا۔ قومی وسائل مرکز کے تحت ایک سٹیفکیٹ کورس بھی جلد شروع ہوگا۔

اس موقع پر جامعہ میں 'فیملی کو بااختیار بنانے اور موجودہ سانچے میں متبادل دستور' موضوع پر ایک بین الاقوامی سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں اس سے منسلک ماہرین نے حصہ لیا۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر طلعت احمد نے اس موقع پر کہا کہ جامعہ بے آسرا اور یتیم بچوں کی مدد کرنے کے لئے اس طرح کے اقدامات کرنے والی ملک کی پہلی یونیورسٹی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اہمیت کے حامل کام کو آگے بڑھانے کے لئے جامعہ کو بجا طور پر ناز ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ جامعہ کے اس پہل کا ملک کے دیگر یونیورسٹی بھی تقلید کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کو اس کام کے لئے اپنی جگہ فراہم کر کے بے حد خوشی ہو رہی ہے۔

پروفیسر طلعت احمد نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ ہمارے ملک میں بے آسرا بچوں کے پرورش اور تعلیم و تربیت کو ٹھیک سے نہیں سمجھا جاتا ہے۔ پرورش کرنا اور گود لینا دونوں مختلف چیزیں ہیں۔ پرورش عارضی چیز ہے جس میں کوئی خاندان کچھ وقت کے لئے کسی بے آسرا یتیم بچے کی پرورش و پرداخت کی ذمہ داری لیتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ملک میں ابھی دو کروڑ کے قریب بے اسرا بچے ہیں اور آئندہ چند سالوں میں تعداد مزید بڑھنے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وجہ سے اس معاملے کو بہت سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے اور جامعہ کو اس بارے میں اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔

رینبو فاسٹیرنگ برطانیہ کے سی ای او اعجاز احمد نے کہا کہ ہندوستانی معاشرہ قدیم زمانے سے ہی بے آسرا لوگوں کی مدد کرنے میں بہت آگے رہا ہے لیکن آج اقتصادی حالت خراب ہونے اور مشترکہ خاندان ٹوٹنے سے بے سہارا بچوں کی ویسی دیکھ بھال نہیں ہو پا رہی ہے جیسی ہونی چاہئے۔ ایسے میں اس طرح کے اداروں کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے جو کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال کے چیئر پرسن ستوتی کیکر نے کہا کہ لوگوں میں یہ معلومات عام کرنے کی ضرورت ہے کہ گود لینے اور باضابطہ اس کی تعلیم و تربیت کرنے میں بہت فرق ہے۔ گود کے لئے بچے کو جائیداد میں بھی حق دینا ہوتا ہے جبکہ پرورش و پرداخت میں بچوں کا ایسا حق نہیں ہوتا۔ اس میں بس کچھ مخصوص وقت کے لئے خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

دو روزہ ورکشاپ کا آغاز سینٹر فار ارلی چائلڈ ہوڈ ڈیولپمینٹ اینڈ ریسرچ کے پروفیسر زبیر مینائی کے خطاب سے ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں اتنے بڑے پیمانے پر بے آسرا اور یتیم بچے ہیں اور ان کی دیکھ بھال کئے جانے اور انہیں جنسی استحصال اور جرائم کی دنیا سے محفوظ رکھنے کی اشد ضرورت ہے، جامعہ کا اس سمت میں قدم اٹھانا قابل ستائش کام ہے۔

اس سمپوزیم میں بڑی تعداد میں بے سہارا اور یتیم بچوں کو گود لینے والے سرپرست بھی موجود تھے۔ اس سمپوزیم میں برطانیہ، امریکہ سمیت ملک کے مختلف حصوں سے ماہرین شریک ہو رہے ہیں۔

پروفیسر صائمہ سعید

ڈپٹی میڈیا کوآرڈینیٹر (جامعہ ملیہ اسلامیہ)

موبائل 9891227771